بے دلیل دعووں کی قلعی کھولنے والی ایک تجزیاتی تحریر

غیر مقلدین

کے

اصول کی حقیقت

مؤلف

مولانا ہلال احمد مولانا محمد عثمان

مدیر، رابطہ علماءِ اہل سنت والجماعت (الہند)

سروے نمبر ۱۵۶، مولوی محمد عثمان پورہ،

مالیگاؤں۔423203 ضلع ناسک، مہاراشٹر، الہند

موبائل نمبر: 09423477065

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غیر مقلدین کے اصول

غیر مقلدین دعویٰ کرتے ہیں کہ

(۱) اُن کے نزدیک شرعی دلائل صرف دو ہیں ۱) قرآن ۲) حدیث

(۲) وہ صرف صحیح حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

(۳) ان کے نزدیک صحیح بخاری کی روایات کو دوسری احادیث کی کتابوں کی روایات پر ترجیح حاصل ہے اور صحیح بخاری کی ہر حدیث پر عمل ضروری ہے۔

(۴) غیر مقلدین کا دعویٰ ہے کہ ''تقلید'' چھوڑ دی جائے تو اختلاف ختم ہو جائے گا۔

غیر مقلدین کے یہ اصول اور دعوے صرف ''بلند بانگ'' ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں ہے، حقیقت ملاحظہ ہو

پہلے دعویٰ کی حقیقت

غیر مقلدین کا پہلا دعویٰ ہے کہ شرعی دلائل صرف دو ہیں ۱) قرآن ۲) حدیث

اہل حدیث کے دو ہی اصول	قال اللہ و قال الرسول
دو ہی اصول واجب القبول	اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول
ما بلبلانِ نالاں	گلزارِ ما محمد
ہم اہل حدیث ہیں برادر	ہے قول نبی ہمارا رہبر

تقلید کے خلاف قوالی گانے والوں اور تقلید کو شرک کہنے والوں کے خود کے اعمال ملاحظہ ہوں۔

غیر مقلدین بڑے طمطراق سے دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے نزدیک دلائل صرف دو ہیں قرآن اور صحیح احادیث۔ جبکہ جمیع اہل سنت والجماعت (احناف، مالکیہ، شوافع، حنابلہ) کے نزدیک

شرعی دلائل چار ہیں۔ ۱) کتاب اللہ ۲) سنت رسول اللہ ۳) اجماع ۴) قیاسِ مجتہد۔

چونکہ غیر مقلدین تقلید کو شرک کہتے ہیں اور اجماع غیر نبی کا ہوتا ہے، نبی کا نہیں ہوتا ،اسی طرح قیاس غیر نبی کا ہوتا ہے، نبی کا نہیں ہوتا، اس لئے وہ اجماع اور قیاس مجتہد کو دلیل مان ہی نہیں سکتے۔ اگر انھوں نے اجماع اور قیاس کو دلیل مانا تو خود ان کے اصول سے وہ مشرک ہو جائیں گے۔ ذیل میں کچھ ایسے امور پیش کئے گئے ہیں جو یا تو اجماع سے ہیں یا قیاس سے ہیں اس کے بعد بھی غیر مقلدین ان پر عمل کرتے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر غیر مقلدین جھوٹا دعویٰ کیوں کرتے ہیں کہ ہمارے دلائل صرف دو ہیں قرآن اور صحیح حدیث؟ صرف دعویٰ ہی نہیں کرتے بلکہ اس دعویٰ پر آنے کی دعوت بھی دیتے ہیں۔ یہ جھوٹ وہ کیوں کہتے ہیں اس کی صرف دو وجوہات ہوسکتی ہیں یا تو دھوکہ میں مبتلاء ہیں یا دھوکہ دیتے ہیں۔ دھوکہ میں مبتلاء ہوں یا دھوکہ دیتے ہوں لیکن جس فرقہ کی بنیاد دھوکہ پر ہو وہ کیسے برحق ہوسکتا ہے؟

ان کے دعوے کے مطابق پورے اسلام کا جائزہ تو مشکل اور وقت طلب کام ہے لیکن اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر ہے، ایمان (یا عقائد)، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ۔ ان پانچوں ارکان کا مختصر جائزہ خود غیر مقلدین کے اصول کے مطابق ذیل میں ملاحظہ ہو

تنبیہ:۔ جائزہ کے امور کے تجزیہ کے تعلق میں سوالات کے سلسلہ میں ''صریح آیت'' یا ''صحیح صریح حدیث'' کا مطالبہ ہے۔ صحیح اسلئے کہ غیر مقلدین کا دعویٰ صرف صحیح حدیث پر عمل کرنے کا ہے۔ صحیح حدیث ایسی ہو جو اصول حدیث سے صحیح ہو کسی کے قول سے صحیح نہ ہو۔ صریح اسلئے کہ قیاس کی ضرورت نہ ہو کیونکہ غیر مقلدین قیاس کو شیطانی کام کہتے ہیں۔ (صریح آیت یا صریح حدیث اسے کہتے ہیں جس میں قیاس کی ضرورت نہ ہو نفسِ مسئلہ الفاظ کے ساتھ مذکور ہو۔)

صحیح صریح حدیث اس کے مصدرِ اصلی سے عربی متن کے ساتھ پیش کی جائے۔ (ترجمہ سے حدیث پیش کر کے ''بات اپنی، نام حدیث کا'' نہ کیا جائے)۔

عقائد

دین کے پانچ شعبوں میں سے پہلا شعبہ عقائد کا ہے۔عقائد دراصل ضروریاتِ دین ہیں۔جمیع اہلِ سنت والجماعت (احناف، مالکیہ،شوافع،حنابلہ) کے نزدیک عقائد کی درستگی بہت ضروری ہے اس کے بغیر اعمال ہی قابلِ قبول نہیں ہیں۔عقائد کا تدوین علمِ کلام کے ماہرین نے چوتھی صدی ہجری میں کیا ہے۔عقائد کے سلسلہ میں بنیادی طور پر صرف دو جماعتوں پر اجماع ہے، ایک اشاعرہ اور دوسری ماتریدیہ۔اشاعرہ وہ حضرات ہیں جو شیخ ابوالحسن اشعریؒ (۲۶۰ تا ۳۲۴ ہجری) کی تقلید کرتے ہیں جو شافعی تھے اور ماتریدیہ وہ حضرات ہیں جو شیخ ابومنصور ماتریدیؒ (متوفی ۳۲۳ ہجری) کی تقلید کرتے ہیں جو حنفی تھے۔ اشاعرہ اور ماتریدیہ کے عقائد تقریباً یکساں ہی ہیں صرف بارہ مسائل کے درمیان اختلاف ہے جو سب فروعی اور غیر اہم مسائل ہیں۔بنیادی کسی مسئلہ میں اختلاف نہیں ہے۔اہلِ سنت والجماعت کا انہی دو عقائد پر اجماع ہے۔

شعبہ عقائد کی تدوین چوتھی صدی ہجری میں کی گئی اس سے قبل نہیں تھی۔چونکہ تدوین تقلید ہے جو غیر مقلدین کے نزدیک شرک ہے اس لئے درج ذیل سوالات کے جوابات پر غور کرنا ضروری ہے۔

۱)غیر مقلدین کے نزدیک عقائد ضروری ہیں یا نہیں؟

۲)اگر ضروری ہیں تو ان کے عقائد کا نام کیا ہے؟

۳)ایسی کونسی صریح آیت یا صحیح صریح حدیث ہے جس میں ہو کہ ''عقائد ضروری ہیں''؟

۴)ایسی صریح آیت یا صحیح صریح حدیث صاف صاف بتلا دینا ضروری ہے کہ عقائد کتنے امور یا مسائل پر مشتمل ہیں؟ان کی تعداد کیا ہے؟وہ قرآن یا حدیث سے متعینہ ہیں یا غیر متعینہ؟

۵)عقائد کی بنیاد ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' یہ پورا کلمہ طیبہ اکٹھا اسی ہیئت کے ساتھ قرآن کریم کی کون سی آیت میں ہے یا صحاح ستہ کی کون سی صحیح صریح حدیث میں ہے؟

نماز

اسلام کے پانچ ارکان میں سے دوسرا رکن نماز ہے۔ نماز کے کثیر امور اجماع یا قیاسِ مجتہد سے ہیں اور ان کی دلیل قرانِ کریم کی صریح آیت یا صحیح صریح حدیث میں موجود نہیں ہے، اس کے بعد بھی غیر مقلدین ان پر عمل کرتے ہیں اور جس امر کی دلیل قرآن کریم یا صحیح حدیث میں نہ ہو اس پر عمل تقلید ہے جو غیر مقلدین کے نزدیک شرک ہے۔ غیر مقلدین کا دعویٰ ہے کہ ان کی نماز کا ہر رکن (تکبیرِ تحریمہ سے سلام پھیرنے تک) قرآن یا صحیح حدیث سے مدلل ہے۔ ذیل میں صرف ایک رکعت نماز کے چند ایسے امور سوالات کی شکل میں پیش کئے جاتے ہیں جن کی دلیل اجماع یا قیاسِ مجتہد سے ہے جو تقلید ہے اور اس کے بعد بھی غیر مقلدین اپنی پیدائش سے آج تک عمل پیرا رہے ہیں۔

۱) امام تکبیرات بلند آواز سے کہتا ہے اور غیر مقلد مقتدی آہستہ سے کہتے ہیں، اس کی دلیل میں صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

۲) امام سورۂ فاتحہ بلند آواز سے پڑھتا ہے اور غیر مقلد مقتدی آہستہ سے پڑھتے ہیں، اس کی دلیل میں صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

۳) نماز میں قیام کی حالت میں ہوتے ہیں تو ہاتھ باندھتے ہیں لیکن قومہ میں (رکوع سے اٹھنے کے بعد) ہاتھ چھوڑ دیتے ہیں، اس کی دلیل میں صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

۴) رکوع میں امام بھی اور غیر مقلد مقتدی بھی آہستہ سے ''**سبحان ربی العظیم**'' کہتے ہیں، اس کی دلیل میں صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

۵) سجدہ میں امام بھی اور غیر مقلد مقتدی بھی آہستہ سے ''**سبحان ربی الاعلیٰ**'' کہتے ہیں، اس کی دلیل میں صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

روزہ

غیر مقلدین کا دعویٰ ہے کہ ان کا ہر عمل قرآن یا صحیح حدیث سے مدلل ہے۔ ذیل میں روزہ سے متعلق چند ایسے امور سوالات کی شکل میں پیش کئے جاتے ہیں جن کی دلیل قرآنِ کریم کی صریح آیت یا صحیح صریح حدیث میں نہیں ہے بلکہ اجماع یا قیاسِ مجتہد سے ہے جو تقلید ہے اور اس کے بعد بھی غیر مقلدین اپنی پیدائش سے آج تک عمل پیرا رہے ہیں۔

۱) روزہ رکھنے کی نیت کرنی چاہئے یا نہیں؟ دلیل میں قرآنِ کریم کی صریح آیت یا صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

۲) اگر نیت کرنا ضروری ہے تو کب؟ رات میں یا صبحِ صادق کے بعد بھی کر سکتے ہیں؟ دلیل میں صحیح صریح حدیث پیش کیجئے۔

۳) اگر نیت ضروری ہے تو اس کی دعا یا الفاظ کیا ہیں؟ دلیل میں قرآنِ کریم کی صریح آیت یا صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

۴) نیت کے الفاظ دل میں سوچیں یا جہراً زبان سے کہیں؟ دلیل میں قرآنِ کریم کی صریح آیت یا صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

حج

۱) غیر مقلدین کے نزدیک حج کے لئے ''سعی'' فرض ہے یا نہیں؟ اگر فرض ہے تو دلیل میں قرآنِ کریم کی صریح آیت یا صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

۲) ''سعی'' کس مقام سے شروع کرتے ہیں صفا سے یا مروہ سے؟ جس مقام سے سعی شروع کرتے ہیں اسکی دلیل میں قرآنِ کریم کی صریح آیت یا صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

۳) جس نے اپنا حج نہیں کیا، کیا وہ حجِ بدل کر سکتا ہے؟ دلیل میں قرآنِ کریم کی صریح آیت یا صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

زکوۃ

۱) غیر مقلدین کے نزدیک ''بھینس'' مال ہے کہ نہیں؟ اگر ہے تو دلیل میں قرآنِ کریم کی صریح آیت یا صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

۲) اونٹ گائے اور بکری وغیرہ مال ہیں ان کی زکوۃ احادیث میں منصوص ہیں۔ غیر مقلدین کے نزدیک اگر ''بھینس'' مال ہے تو اس کی زکوۃ کیا ہوگی دلیل میں قرآنِ کریم کی صریح آیت یا صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

اگر غیر مقلدین حق پر ہیں تو درج بالا سوالات کے جوابات قرآن کریم کی صریح آیت یا صحیح صریح حدیث سے دیں، ورنہ قیامت کی نشانیوں کے مطابق 'ضَلّو ا واَضَلو ا۔۔۔ یعنی گمراہ ہوتے ہیں اور گمراہ کرتے ہیں'' کے مصداق ہوں گے۔

دوسرے دعویٰ کی حقیقت

غیر مقلدین کا دوسرا دعویٰ ہے کہ وہ صرف صحیح حدیث پر عمل کرتے ہیں اور ضعیف حدیث ان کے نزدیک حجت نہیں ہے۔ حقیقت ملاحظہ ہو

غیر مقلدین کا ''صرف صحیح حدیث پر عمل'' کا دعویٰ جھوٹا ہے

جمیع اہل سنت والجماعت کے نزدیک ادلۂ شرعیہ چار ہیں (۱) کتاب اللہ (۲) سنتِ رسول اللہ ﷺ (۳) اجماع (۴) قیاس مجتہد۔ جیسی دلیل ہوتی ہے ویسا ہی حکم ہوتا ہے اگر دلیل قطعی الدلالہ ہے تو فرض، اگر دلیل ظنی ہو تو واجب، اگر احادیثِ ضعیفہ ہوں تو سنن زوائد، اور اگر دلائل غیر نبی (اقوال وافعال سلف صالحین) سے ہو تو مستحب وغیرہ۔

اس کے برخلاف غیر مقلدین دعویٰ کرتے ہیں کہ ''ہم صرف صحیح احادیث پر عمل کرتے ہیں۔'' ان کا یہ دعویٰ جھوٹا ہے۔ صرف وضو، اذان اور نماز کے تعلق سے غیر مقلدین کے ایسے معمولات پیش کئے جاتے ہیں جن کی دلیل میں غیر مقلدین کے پاس کوئی صحیح حدیث موجود نہیں ہے اسکے بعد بھی وہ ان پر عمل کرتے ہیں (یہ سرسری جائزہ ہے اگر بالتفصیل جائزہ لیا جائے تو ان کی تعداد پتہ نہیں کہاں تک پہنچے گی)۔

(۱) کانوں کا مسح اس طرح کہ دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخ میں ڈال کر کانوں کی پیٹھ پر انگوٹھوں سے مسح کرتے ہیں۔

(۲) کانوں کے مسح کے لئے پانی لیتے ہیں۔ (۳) پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرتے ہیں۔

(۴) پیروں کے مسح کے سلسلہ میں پانچوں انگلیاں دائیں اور بائیں ہاتھ کی تر کر کے دونوں پاؤں کے پنجوں سے شروع کر کے ٹخنوں کے اوپر تک کھینچتے ہیں۔

(۵) ان کے نزدیک جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

(٦) میت کا غسل دینے والا خود غسل کرے۔

(۷) اذان ٹھہر ٹھہر کر کہتے ہیں اور اقامت جلدی کہتے ہیں۔ (۸) شہادت کی دونوں انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں میں دے کر اذان کہتے ہیں۔

(۹) حی علی الصلوٰہ کہتے وقت دائیں طرف اور حی علی الفلاح کہتے وقت بائیں طرف مڑتے ہیں

(۱۰) فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد الصلوٰۃ خیر من النوم کہتے ہیں۔

(۱۱) تکبیر کے لئے ہاتھ اٹھاتے وقت ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف کرتے ہیں۔

(۱۲) ہاتھ اٹھاتے وقت انگلیاں کشادہ اور کھلی رکھتے ہیں۔

(۱۳) ثناء یعنی سبحانک اللھم پڑھتے ہیں۔

(۱۴) نماز میں امام کی قرأت میں آیات کا جواب دیتے ہیں۔

(۱۵) رکوع میں ہاتھوں کی انگلیوں کو گھٹنوں پر کشادہ رکھتے ہیں۔

(۱۶) رکوع میں سبحا ن ربی العظیم پڑھتے ہیں۔

(۱۷) سجدہ میں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے سے ملا کر رکھتے ہیں۔

(۱۸) سجدہ میں سبحا ن ربی الا علیٰ پڑھتے ہیں۔

(۱۹) فجر کی جماعت میں شامل ہونے کے بعد اگر دو رکعت سنت باقی ہو تو اسے طلوع آفتاب سے قبل ہی پڑھتے ہیں۔

(۲۰) مغرب کی اذان کے بعد جماعت سے پہلے دو رکعت پڑھتے ہیں اور اسے سنت کہتے ہیں۔

مذکورہ امور میں غیر مقلدین کے قول وفعل میں تضاد ہے جب کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے "یاایھاالذین آمنو ا لم تقو لو ن ما لا تفعلون کبر مقتاً عند ا للہ ان تقولو اما لا تفعلو ن" ترجمہ:۔اے ایمان والو! ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو خدا کے نزدیک یہ نبات بہت ناراضی کی ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں (سورہ الصّف، آیت نمبر۲۔۳)۔

اگر غیر مقلدین جانتے بوجھتے ہوئے مذکورہ دعویٰ کرتے ہیں تو لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور اگر انجانے میں دعویٰ کرتے ہیں تو جہالت میں مبتلا ہیں۔ایسا مسلک کیسے حق پر ہوسکتا ہے جو دھوکہ یا جہالت پر مبنی ہو؟

تیسرے دعویٰ کی حقیقت

غیر مقلدین کے نزدیک صحیح بخاری کی روایات کو دوسری احادیث کی کتابوں کی

روایات پر ترجیح حاصل ہے اور صحیح بخاری کی ہر حدیث پر عمل ضروری ہے۔خود ان کا عمل ملاحظہ ہو۔

غیر مقلدین کا صحیح بخاری کے خلاف عمل

امت کا اجماع ہے کہ صحیح بخاری سند کے اعتبار سے سب سے صحیح کتاب ہے یعنی صحیح بخاری میں جو روایات منقول ہیں ان کی اسناد صحیح ہیں۔لیکن صحیح بخاری کی ہر روایت پر عمل کے سلسلے میں اجماع نہیں۔کیونکہ محدثین نے ایسی روایات بھی نقل کی ہیں جو صحیح بخاری کے موقف کے خلاف ہیں یعنی وہ محدثین صحیح بخاری کی ہر روایت پر عمل کے قائل نہیں ہیں۔اس کے برخلاف غیر مقلدین کا دعویٰ ہے کہ صحیح بخاری عمل کے اعتبار سے بھی سب سے صحیح ہے۔اس کی ہر روایت پر عمل ضروری ہے۔اور اس سلسلے میں نہ صرف دوسروں کو دعوت دیتے ہیں بلکہ بحث و مباحثہ بھی کرتے ہیں۔دراصل وہ صحیح بخاری کی شہرت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ غیر مقلدین کے قول و فعل میں تضاد ہے۔ان کے کثیر امور و مسائل صحیح بخاری کے خلاف ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔غیر مقلدین اپنے قول و فعل کے تضاد کو دور کریں۔

۱) صحیح بخاری ج ا ص ۸۲ پر امام بخاریؒ نے حدیث پیش کی ہے کہ صبح کی نماز کے بعد سورج بلند ہونے تک کوئی نماز نہیں، لیکن آپ حضرات صبح کی سنت چھوٹ جانے پر اسے سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی پڑھ لیتے ہیں آپ کا یہ عمل صحیح بخاری کے خلاف کس دلیل سے؟

۲) جمعہ کی پہلی اذان جو حضرت عثمان غنیؓ کے زمانہ سے رائج ہوئی سنت ہے فرمان نبوی ﷺ سے، اجماع صحابہ سے اور اجماع امت سے۔صحیح بخاری باب الاذان یوم الجمعہ ج ا ص ۲۰۷ پر روایت ہے کہ ''حضرت سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ، حضرت ابو بکرؓ اور حضرت

عمرؓ کے عہد مبارک میں جمعہ کی پہلی اذان اس وقت ہوتی جب امام منبر پر بیٹھ جاتے۔ جب حضرت عثمانؓ کا دور خلافت آیا اور لوگ زیادہ ہو گئے تو آپ نے (خطبہ سے پہلے) ایک اور اذان دینے کا حکم فرمایا۔ یہ اذان ایک اونچی جگہ پر دی جاتی تھی، پھر اس اذان پر مسلسل عمل شروع ہو گیا۔'' لیکن آپ حضرات اس اذان کو بدعت کہتے ہیں (نعوذ باللہ من ذالک)۔

آپ حضرات کا یہ عمل فرمان نبوی ﷺ، اجماع امت اور صحیح بخاری کے خلاف کیوں ہے؟

۳) اگر عید اور جمعہ دونوں جمع ہو جائیں تو جمعہ ساقط نہیں ہوتا۔ لیکن حضور ﷺ کے عمل کے خلاف، اجماع امت کے خلاف آپ لوگوں کے نزدیک اگر عید اور جمعہ دونوں جمع ہو جائیں تو جمعہ کی نماز معاف ہے۔ صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۳۵ کی روایت کے خلاف آپ کا عمل کیوں ہے؟

۴) عورتوں کی سردار، مزاج شناسِ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ ''اگر آج حضور ﷺ ان باتوں کو دیکھتے جو تم نے اختیار کر رکھی ہیں تو عورتوں کو ضرور مسجد جانے سے روک دیتے، جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتیں روکی گئیں'' (صحیح بخاری ج ا ص ۱۲۰) اس کے برخلاف آپ حضرات عورتوں کو نماز کے لئے مسجد میں جانے پر اصرار کرتے ہیں، آپ حضرات کا عمل صحیح بخاری کے خلاف کیوں؟

۵) صحیح بخاری (ج ا ص ۲۵۷) پر ہے کہ ''دن چڑھے روزہ کی نیت کرنا'' اس میں امام بخاری نے روایت نقل کی ہے کہ ''حضرت ام درداءؓ کہتی ہیں کہ حضرت ابو درداءؓ پوچھتے کہ کیا تمھارے پاس کھانا ہے؟ اگر ہم کہتے کہ نہیں تو کہتے کہ میں آج روزہ ہوں''۔ اور ایسا ہی کیا حضرت ابو طلحہؓ، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت ابن عباسؓ اور حضرت حذیفہؓ نے۔ اس کے برخلاف آپ کا موقف یہ ہے کہ صبح صادق کے بعد روزہ کی نیت نہیں کر سکتے۔ آپ کا یہ موقف صحیح بخاری کے خلاف کیوں؟ نیز روایت کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ حضرت ابو درداءؓ تے دن میں

روزے کی نیت کی تھی اور وہ بھی بلند آواز سے کی تھی۔ جب کہ آپ کے نزدیک جہراً نیت کرنا بدعت ہے آپ کا یہ عمل صحیح بخاری کے خلاف کیوں؟

٦) صحیح بخاری ج ١ ص ٢٣٩ پر امام بخاریؒ نے باب باندھا ہے ''تنعیم سے عمرہ کرنا'' اور اس سلسلے میں عبدالرحمٰن بن ابو بکرؓ اور جابر بن عبداللہؓ کی روایات کو پیش کیا ہے۔ جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مقام تنعیم سے عمرہ کرنا جائز ہے، اس کے برخلاف آپ حضرات کا موقف ہے کہ مقامِ تنعیم سے عمرہ کرنا بدعت ہے۔ آپ کا یہ موقف صحیح بخاری کے خلاف کیوں؟

٧) صحیح بخاری ج ١ ص ٢٣٨ پر امام بخاریؒ نے ایک روایت پیش کی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کثرت سے ''عمرہ'' کرنا مستحب ہے، لیکن آپ لوگوں کے نزدیک کثرت سے عمرہ کرنا بدعت ہے، آپ کا یہ موقف صحیح بخاری کے خلاف کیوں؟

٨) صحیح بخاری ج ١ ص ٧٩١ پر امام بخاریؒ نے باب باندھا ہے ''باب من اجاز الطلاق الثلاث ترجمہ: جس نے تین طلاق کی اجازت دی'' اور اس باب کے تحت احادیث بھی پیش کیں۔ ان احادیث کے مطابق ایک مجلس کی تین طلاقیں تین ہی واقع ہوتی ہیں جبکہ آپ حضرات کے نزدیک ایک مجلس کی تین یا اس سے زائد طلاقیں ''ایک'' ہی واقع ہوتی ہے۔ آپ حضرات کا عمل صحیح بخاری کے خلاف کیوں ہے؟

٩) صحیح بخاری ج ٢ ص ٩٢٦ پر ہے ''باب المصافحہ'' اس باب کے تحت امام بخاریؒ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت نقل کی ہے کہ مجھ کو حضور ﷺ نے تشہد سکھلایا اور میرا ہاتھ آپ ﷺ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا۔ اس کے بعد صحیح بخاری میں ہے ''دونوں ہاتھوں سے پکڑنا'' اور امام بخاریؒ نے کہا کہ حماد بن زید نے ابن مبارک سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ لیا اور پھر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت کو نقل کیا۔ صحیح بخاری میں دونوں

ہاتھوں سے مصافحہ کی روایت ہے اور آپ حضرات صرف ایک ہاتھ سے مصافحہ لیتے ہیں اور دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کو بدعت کہتے ہیں آپ کا یہ عمل صحیح بخاری کے خلاف کیوں؟

۱۰) امام بخاریؒ کے نزدیک اقوال واعمالِ سلف حجت ہیں اس سلسلے میں امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں سینکڑوں روایات نقل کی ہیں [درج بالا(۲)،(۴)،(۵) اس کی واضح مثالیں ہیں]۔ اس کے برخلاف آپ حضرات کے نزدیک اقوال واعمالِ سلف حجت نہیں۔ آپ کا یہ موقف صحیح بخاری کے خلاف کیوں؟

چوتھے دعویٰ کی حقیقت

غیر مقلدین کا دعویٰ ہے کہ ''تقلید'' چھوڑ دی جائے تو اختلاف ختم ہو جائے گا۔ خود غیر مقلدین کا اختلاف ملاحظہ ہو

غیر مقلدین کا آپس میں تفریق واختلاف

آپ حضرات مختلف فیہ مسائل میں صحابہ کے اختلاف کو اور ائمہ مجتہدین کے اختلاف کو حق وناحق کا اختلاف کہتے ہیں اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حق صرف ایک ہی ہے اور اس بات کا بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ مسائل کا یہ اختلاف اس اختلاف کے ضمن میں آتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اور اس اختلاف کی وجہ سے امت انتشار، بگاڑ اور فساد میں مبتلاء ہے، نیز امت میں اختلاف ختم کرنے کا صحیح حل یہ ہے کہ امت صحابہ کرامؓ اور ائمہ مجتہدین کے وہ مسائل جو انہوں نے قرآن وحدیث سے استنباط کئے ہیں ان پر عمل نہ کرتے ہوئے براہ راست قرآن وسنت سے رجوع ہوں یعنی دوسرے الفاظ میں امت کو غیر مقلدیت کی دعوت دیتے ہیں اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ غیر مقلدیت سے تمام اختلافات کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور امت ایک مرکز پر آجاتی ہے، اس نظریہ کے حامل بہت سے اہل علم ہوئے ہیں جن میں گذشتہ

ادوار میں علامہ ابن حزم اندلسی خاص خصوصیت رکھتے ہیں نیز علامہ ابن تیمیہ، علامہ ابن قیم اور امام شوکانی بھی اس نظریہ کے ماننے والے ہوئے ہیں اور زمانۂ حال میں شیخ ناصر الدین البانی اس کے زبردست جارح ترجمان اور داعی تھے، کچھ عرصہ قبل ہندوستان میں اس نظریہ کے قائل نواب صدیق حسن صاحب بھوپالی، مولوی عبد الجلیل صاحب سامرودی، مولوی وحید الزماں صاحب، مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہم اسی نظریہ کے علمبردار رہے ہیں اور آج کے فرقہ اہل حدیث کے علماء بھی اسی کے مدعی ہیں مذکورہ تمام غیر مقلدین اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تفریق اور اختلاف سے منع فرمایا ہے اور اس بات کے مدعی بھی ہیں کہ وہ تمام مسائل واحکام میں صرف کتاب وسنت کی طرف رجوع کرتے ہیں چنانچہ جب یہ سب اس بات کے مدعی ہیں تو پھر اس کا کھلا ہوا تقاضہ ہے کہ کم از کم ان علماء میں تفریق واختلاف نہ ہو، مگر افسوس بھی ہے اور حسرت بھی ہے اس کے باوجود خود انہیں اتحاد واتفاق کا سراغ نہ مل سکا، چنانچہ ان غیر مقلدین (جو کہ صرف قرآن وسنت کی طرف رجوع کے مدعی ہیں اور جوحق پر ہونے کا دعویٰ بھی رکھتے ہیں) کے چند اختلافی مسائل ملاحظہ ہوں:

☆ علامہ ابن حزم گانے بجانے اور اس کے آلات کو حلال ومباح قرار دیتے ہیں اور البانی حرام کہتے ہیں۔

☆ ایک مجلس میں تین طلاق کے مسئلہ میں علامہ ابن تیمیہ، علامہ ابن قیم اور شیخ البانی تینوں اس بات کے قائل ہیں کہ اس صورت میں شوہر رجعت کر سکتا ہے، لیکن علامہ ابن حزمؒ کہتے ہیں کہ رجعت نہیں کر سکتا۔

☆ امام بخاریؒ کے نزدیک غسل میت کی وجہ سے غسل دینے والے پر غسل نہیں اور صاحب الباریؒ نے ان ہی کی تقلید کی ہے، جبکہ امام شوکانیؒ کے نزدیک غسل واجب ہے، اس کی تقلید نواب صدیق حسن خان صاحب اور مولوی وحید الزماں صاحب نے کی ہے۔

☆ علامہ ابن تیمیہؒ کہتے ہیں کہ مسِ ذکر کے بعد وضو کرنا مستحب ہے اور البانیؒ کہتے ہیں کہ واجب ہے۔

☆ امام شوکانیؒ اور نواب صدیق حسن خان صاحب اس کے قائل ہیں کہ نماز میں ستر عورت

شرط نہیں اور مولوی وحید الزماں صاحب اس کے قائل ہیں کہ ستر عورت نماز میں شرط ہے، بغیر اس کے نماز نہیں ہوتی۔

☆ علامہ ابن تیمیہؒ شراب کو نجس کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تخلیل سے طاہر نہیں ہوتی اور یہی مذہب ابن قیمؒ کا ہے لیکن امام شوکانیؒ اور نواب صاحب اس کو طاہر کہتے ہیں۔

☆ نواب صاحبؒ فرماتے ہیں مال تجارت میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور مولوی عبدالجلیل صاحبؒ کہتے ہیں کہ مال تجارت میں زکوٰۃ واجب ہے پہلےقول کے امام شوکانیؒ، داؤد ظاہریؒ اور مولوی وحید الزماں بھی قائل ہیں۔

☆ قلتین کے مسئلہ میں علماء غیر مقلدین کے چھ (۶) مختلف اقوال ہیں۔

☆ علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ مقیم ہونے کی حالت میں دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا رسول اللہ ﷺ کا طریقہ نہیں ہے اور البانی کہتے ہیں کہ ایسا کرنا جائز ہے۔

☆ علامہ ابن تیمیہؒ نے یوم عرفہ میں غسل کرنے کو رسول اللہ ﷺ سے منقول بتایا ہے تو شیخ البانی نے کہہ دیا کہ یہ بدعت ہے۔

☆ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ فرقہ اہل حدیث کے پیشوا تھے، ان کی مختلف تحریروں مثلاً ''اہل حدیث کا مذہب'' اور ''تفسیر ثنائیہ'' وغیرہ کو آپ حضرات اور آپ کے فرقہ کے دیگر حضرات وقتاً فوقتاً پیش کرتے رہتے ہیں، مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی صاحب (غیر مقلد عالم) نے ثناء اللہ صاحب کی تفسیر (عربی) کو جماعت اہل حدیث کے لئے ایک فتنہ قرار دیا اور کہا کہ ''مرزائی فتنے سے زیادہ فتنہ ہے'' نیز شیخ حسن ابن یوسف الدمشقی مدرس حرم لکھتے ہیں ''مولوی ثناء اللہ نے جو کچھ لکھا ہے وہ صحیح احادیث اور تفاسیر صحابہ کے مخالف ہے اور سلف صالحین اور قرون ثلاثہ کے اجماع کے خلاف ہے۔'' (فیصلہ مکہ، ص ۱۹۔ مرتبہ عبدالعزیز سکریٹری مرکزی اہلحدیث لاہور)

یہ تو یقینی ہے کہ مذکورہ تمام علماء غیر مقلد ہیں، جن کا دعویٰ یہ ہے کہ مسائل میں اس قسم کا اختلاف، حق و ناحق کا اختلاف ہے اور حق دو نہیں ہوسکتا، اس لئے برائے مہربانی درج ذیل

سوالات کے جوابات دے کر ہمیں مطمئن کیجئے۔

(۱) مذکورہ مسائل میں حق کیا ہے اور ناحق کیا ہے؟

(۲) جو علماء (مذکورہ) ناحق مسائل بیان کرتے ہیں، آپ کے نظریہ کے مطابق وہ یقیناً گمراہ ہیں، ایسے (مذکورہ) علماء کی فہرست پیش کیجئے تاکہ عوام ان سے بچ سکیں۔

(۳) ایسے گمراہ علماء کو غیر مقلدیت یا فرقۂ اہلحدیث سے خارج کرنے کے لئے آپ کون سے اقدامات کریں گے؟

(۴) غیر مقلدین علماء میں سے کس کے فتوے پر عمل کیا جائے، جب کہ ہر ایک کا دعویٰ ہے کہ اس کا فتویٰ قرآن وحدیث کے مطابق ہے؟

(۵) امت میں اتحاد واتفاق پیدا ہوجائے اور وہ ایک مرکز پر آجائے، اس کے لئے غیر مقلدین کے ثنائیہ، غرباء، محمدی، سلفیہ، جماعت المسلمین، اہل اثر، اصحاب الحدیث وغیرہ وغیرہ میں سے کس فرقہ میں شامل ہوجانا چاہئے؟

(۶) غیر مقلدیت پر ہونے کے باوجود بھی اختلاف ختم نہ ہوسکا برائے مہربانی کوئی نیا حل پیش کریں

فقہی اصطلاحات

نمبر شمار	حکم	دلائل
۱	فرض	دلیل قطعی: صریح آیت، حدیث متواتر، اجماع امت
۲	واجب	دلیل ظنی: غیر صریح آیت، حدیث غیر متواتر، قیاس مجتہد
۳	سنت مؤکدہ	صحیح صریح حدیث
۴	سنت غیر مؤکدہ یا سنن زوائد، مستحب	احادیث ضعیفہ، اقوال واعمال سلف
۵	مندوب، مباح، نفل	اقوال واعمال سلف
۶	حرام	دلیل قطعی یا فرض کی مخالفت
۷	مکروہ تحریمی	دلیل ظنی یا واجب کی مخالفت
۸	مکروہ تنزیہی	مستحب کی مخالفت